مثنوی مولانا روم میں عشقِ رسولﷺ کی چند جھلکیاں

Posted on April 16, 2009 by افتخار احمد قادری in شمارہ 16 اپریل 2009 // 0 Comments

سالارِ عشق حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ نے مثنوی شریف میں جسے آگے چل کر ''ہست قرآن در زبانِ پہلوی'' کا مبارک خطاب ملا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور آپ کی صفت و ثناء اور تکریم و ستائش کے لیے کوئی مستقل باب تو قائم نہیں کیا لیکن اس عظیم و مشہور زمانہ کتاب میں جگہ جگہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ جمیل کی جھلکیاں نظر آتی ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی و اُخروی حیاتِ طیبہ کے تمام پہلوئوں کا ذکر بھرپور انداز میں موجود ہے جو در حقیقت نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مولانا روم کے تعلق بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ثبوت ہے۔ ایک مقام پر حضرت رومی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح یاد فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو اس کائنات کی روح و جان ہیں اور اس کے ماتھے کا نور اور جھومر ہیں او آپ ہی وہ عظیم اور بہترین شخصیت ہیں جو روزِ محشر گناہ گاروں اور مجرموں کی شفاعت فرمائیں گے۔

سید و سرور محمدؐ نُورِ جان
مہتر و بہتر شفیعِ مجرمان

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ نے اپنی مثنوی شریف میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانِ کامل کا بہترین نمونہ قرار دینے کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سر حلقہ انبیا اور قطب آفرنیش قرار دیا۔ سفرِ معراج شریف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا روم فرماتے ہیں کہ یہ سفر مبارک ایک ایسی دعوت تھی کہ جس میں کسی غیر کا گزر ممکن نہ تھا۔ احادیثِ نبویؐ میں اس دعوت کو واضح الفاظ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ''لی مع اللہ وقت، لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولانبی مرسل'' حضرت مولانا روم مثنوی شریف میں اس دعوت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

لی مع الہ وقت بود آن دم مرا
لا یسع فیہ نبی مجتبیؐ

عاشق ہمیشہ اسی فکر میں سرگرداں رہتا ہے کہ وہ کسی طرح اپنے معشوق کے ہمراہ کچھ لمحے بسر کرے اور پھر اُ ن لمحات کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتا ہے۔ معراج شریف کا دوسرا اہم موضوع فرشتوں پر ملکوتی انسان کی برتری و فضیلت ہے، جس کو حضرت مولانا روم مثنوی شریف میں نہایت دلکش و خوبصورت انداز میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ:

چون معلم بود عقلش ز ابتدا
بعد ازین، شُد عقل شاگردی ورا
عقل چُون جبرئیل گوید احمدا
گریگی گامی تھم، سوزد مرا
تو مرا بگذار زین پس پیش ران
حد من این بود ای سلطانِ جان

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے شب معراج میں سات آسمانوں تک آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی اختیار کرنے کے بعد فرمایا کہ اے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم! اب اس سے ایک قدم بھی آگے جانا میرے لیے ممکن نہیں اور اگر میں ذرّہ بھر بھی آگے بڑھا تو میرے بال و پَر جل جائیں گے، اس لیے مجھے اسی مقام پر چھوڑتے ہوئے آپ آگے قدم بڑھائیں۔ کیونکہ اے سلطانِ جان اس جگہ میری حد ختم ہو گئی۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی مقامِ عشق میں انسان کامل کو اس عروج و بلندی تک رسائی حاصل کرنے کے لائق سمجھتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اس درخواست کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے کا سفر تنہا طے کرنے کے بعد عرشِ الٰہی اور فلک الافلاک تک پہنچ گئے۔ یعنی یہ معراج کی عظمت اور علامت نہیں تو اور کیا ہے کہ خاکی جسمِ انسان عشق کی وجہ سے انتہائی بلندی تک پہنچ گیا؟

جسمِ خاک از عشق بر افلاک شُد
کوہ در رقص آمد و چالاک شُد

حدیث قدسی ’’لولاک لما خلقت الافلاک‘‘ کو بھی حضرت مولانا رومؒ نے مثنوی شریف میں اپنے خوبصورت انداز میں یوں بیان فرمایا ہے کہ:

عشق بشگافد فلک را پاک جفت
بھر عشقِ او خدا ’’لولاک‘‘ گفت
منتہیٰ در عشق، چون او بُود فرد
پس مر او راز انبیا تخصیص کرد

ذات باری کا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق کا اٹوٹ رشتہ ہے اور عشق کی وجہ سے خالقِ کائنات نے ’’لولاک‘‘ فرمایا، چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس عشق کی دنیا میں منفرد اور اکیلی تھی اس لیے خداوند تعالیٰ نے انبیا کے درمیان انہیں خصوصی طور پر منتخب فرمایا۔

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ جہاں تسبیح و تقدیس میں ہمہ تن غرق و مصروف ہے اور یہ وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جو دونوں جہانوں میں شفاعت کرنے والی ہیں۔

ہمچنان کہ این جہان پیشِ نبی
غرق تسبیح است و پیشِ ما غبی
او شفیع است این جہان و آن جہان
این جہان ذی دین و آنجازی جنان

حضرت مولانا روم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عقیدے اور طرزِ فکر کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہی سکہ ابد تک باقی اور جاری رہنے والا ہے۔ حضرت مولانا کا یہ نظریہ جملہ انبیا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و فضیلت کی واضح دلیل ہے:

سکۂ شاہان ہمی گردد دگر
سکۂ احمد ببین تا مستقر

حضرت مولانا جلال الدین رومی ایک مقام پر اس طرح ارشاد فرماتے ہیں کہ:

از درم ہا نام شاہان بر کنند
نام احمد تا ابد بر می زنند

یعنی دنیوی سکوں سے بادشاہوں کے نام ہٹا دیے جاتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ مبارک کا سکہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشق خدا وند تعالیٰ ہونے کے ساتھ معشوقِ خلائق بھی ہیں۔ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ نے مثنوی شریف اور غزلیات شمس میں ستون حنانہ کا کئی بار ذکر فرمایا ہے۔ مسجد نبوی کا یہ ستون اپنے معشوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں عاشقوں کی طرح حضرت مولانا روم کی زبان میں یوں گریہ کیا کرتا تھا:

استن حنانہ از ہجرِ رسول
نالہ می زد ہمچو ارباب عقول

یعنی ستون حنانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں صاحبِ عقول لوگوں کی طرح گریہ و زاری شروع کر دی۔ نسائی کی ایک روایت کے مطابق درخت کے اُس تنے سے اس اونٹنی کی طرح آواز آتی تھی جس کا بچہ گم ہو گیا ہو، یہ درخت کا تنا ہی بعد میں

اُستن حنانہ کے نام سے مشہور ہوا۔ ایک دوسرے مقام پر حضرت مولانا روم اس عاشقِ دلبر کا اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

پیش تو استون مسجد مرده ای است
پیش احمد عاشق دلبر ده ای است

یعنی تمہاری نظر میں تو مسجد کا یہ ستون ایک بے جان اور مرده چیز تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں میں وہ ایک دلبر عاشق تھا۔

ہمارے سردار و پیشوا ہمارے شفیع دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم وہی معشوقِ اعظم ہیں جن کے عُشاق یہ نہ چاہتے تھے کہ اُن کے وضو مبارک کے پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر گرے بلکہ وہ اُسے بطور تبرک اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں پر مَل لیا کرتے تھے۔ وہ معشوق خلائق ہیں کہ جن پر درود و سلام کی صدائوں سے آج بھی ہر مجلس معطر و منور ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ و بارک وسلم

(بحوالہ: سہ ماہی ’’پیغامِ آشنا‘‘۔ اسلام آباد)